بسم الله الرحمن الرحیم

به نام خداوند بخشنده مهربان

In the Name of Allah, the Compassionate the Merciful

Al-Mustafa International
Translation and Publication Center

نہج البلاغہ

محمد مہدی رضائی

مترجم
مظفر حسین بٹ

حرف ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اورارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں -ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے-اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روز آمد، منظّم، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے-نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی ظلہ کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے-

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اورارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلند افکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے، جدید علمی متون تولید کرنے، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اور طلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے-یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے-

تعلیمی مراکز ایک منظّم، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد و ترقی کر سکتے ہیں- درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے-

جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیر ایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے، جس کے لیے اس ادارہ کی ایک اہم کوشش کا عنوان، مناسب درسی نصاب تالیف کرنا ہے- دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے-

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

فہرست

پیشگفتار ______ ۹

مقدمہ ______ ۱۳

تمہید ______ ۱۵

پہلی فصل: نہج البلاغہ کی حقیقت اور امتیازات ______ ۱۹

حیرت انگیز کتاب ______ ۱۹

سید رضی رحمۃ اللہ علیہ اور نہج البلاغہ ______ ۲۰

نہج البلاغہ کے مصادر اور مستدرکات ______ ۲۱

نہج البلاغہ کا امتیاز ______ ۲۱

الف) فصاحت اور بلاغت ______ ۲۲

ب) کلام امام علی علیہ السلام کے مختلف پہلو ______ ۲۳

دوسری فصل: توحید اور خداشناسی ______ ۲۵

خداشناسی، دین کی بنیاد ______ ۲۵

نہج البلاغہ میں توحید ______ ۲۵

توحید کا مفہوم ______ ۲۷

توحید ذاتی ______ ۲۸

توحید صفاتی ______ ۳۰

تیسری فصل: سلوک اور عبادت ۳۳
عبادت کا مفہوم ۳۳
خدا کی عبادت ۳۴
عبادت کی روح ۳۴
اسلام میں عبادت ۳۵
عبادت کے مراتب ۳۶
نہج البلاغہ میں عبادت کی منفرد تفسیر ۳۶
عبادت کے آثار ۳۸
یادِ حق ۳۸
گناہ کی نابودی ۳۹
اخلاقی برائیوں کا علاج ۴۰
اہل عبادت کا چہرہ ۴۰
عبادت کی نئی دنیا ۴۱
قلبی تجلیات ۴۲
چوتھی فصل: حکومت اور عدالت ۴۵
ایک ضرورت ۴۶
عدالت ۴۸
عدل کا مفہوم ۴۸
عدالت کی قدر و قیمت ۴۸
اجتماعی اصولوں کا مقدم ہونا ۵۰
خلافت قبول کرنے کی دلیل ۵۱
عدالت، مصلحت سے بالاتر ۵۳
حکومت ۵۳
الف) حکومت اور لوگوں کے درمیان رابطہ ۵۳
ب) خدا لوگوں کے مقابلے میں ۵۴
ج) متقابل حقوق ۵۵
د) حکمران لوگوں کے لئے ۵۷

پانچویں فصل: اہل بیت علیہم السلام اور خلافت ۶۱
اہل بیت علیہم السلام کا منفرد مقام ۶۱
اہل بیت علیہم السلام کی حقانیت اور اولویت ۶۳
۱۔ نصّ اور وصیت ۶۳
۲۔ لیاقت اور فضیلت ۶۵
۳۔ قرابت اور نسبت ۶۵
خلفاء پر تنقید ۶۶
مقدس ہدف کے لئے تلخ خاموشی ۷۰
چھٹی فصل: موعظہ اور حکمت ۷۳
موعظہ اور حکمت میں فرق ۷۳
موعظہ اور خطابت میں فرق ۷۴
مکتب علی علیہ السلام میں موعظہ کا مقام ۷۴
الف) تقویٰ ۷۵
تقویٰ تحفظ ہے زنجیر نہیں ۷۶
تقویٰ کے آثار ۷۷
ب) زہد اور پارسائی ۸۰
زہد، نہ رہبانیت ۸۱
زہد کا فلسفہ ۸۲
الف) ایثار ۸۲
ب) ہمدردی ۸۳
ج) آزادی ۸۴
د) معنویت ۸۵
ساتویں فصل: دنیا اور دنیا پرستی ۸۷
دنیا نہج البلاغہ کی روشنی میں ۸۸
الف) انسان اور جہان کے درمیان رابطہ ۸۹
آخرت کی کھیتی ۹۰

مکافات کی جگہ ______ ۹۱
گذرگاہ ______ ۹۱
آخرت، کمالِ مطلوب ______ ۹۲
ب) دنیا کی قدر و منزلت ______ ۹۳
اہل دنیا ______ ۹۵
وسیلہ، نہ مقصد ______ ۹۶
آخری بات ______ ۹۸
مزید مطالعہ کے لئے ______ ۱۰۰
کتابنامہ ______ ۱۰۱

پیشگفتار

عہد حاضر کے حقیقت طلب اور تشنہ علم نوجوان، اپنے دینی معتقدات و تعلیمات کے متعلق گہری آشنائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ فکری، ثقافتی اور معاشرتی مسائل و موضوعات کے بارے میں گہری نظر کے حامل ہو سکیں۔ لہٰذا وہ مختلف کتب کے مطالعہ میں مصروف ہیں لیکن یہ تشنگیِ علم انہیں بیشتر و بہتر علم و آگہی کی دعوت دیتی ہے تاکہ وہ اصل اور بنیادی افکار کے سہارے اپنی فکر کی تعمیر کر سکیں۔

اسلامی مکتوبات کے درمیان علّامہ شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے علمی آثار، ایک جامع، معتدل، صحیح، عقلی اور مستحکم مجموعہ کے بطور موجودہ اور آئندہ نوجوان نسل کے لئے معتبر راہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصلیت، تخلیق، انصاف، استحکام، قلم کی رسائی، عبارت کی روانی، عصری ضرورتوں کا خیال، منظّم فکری نظام کا تعارف، انصاف پسندانہ تنقید، حاصل شدہ نتائج و نظریات کا مستحکم دفاع، وہ خصوصیات ہیں جن کے بموجب علّامہ شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کو جلا ملی ہے اور دوام عطا ہوا ہے۔ ان خصوصیات کے سبب، نوجوان نسل اور علمی حلقہ پر ان کے علمی مکتوبات اور افکار و نظریات سے آشنائی نیز ان کی علمی میراث کی حفاظت لازمی قرار پاتی ہے۔

"کانون اندیشہ جوان" نے جدید نسل کی دلچسپی کے پیش نظر اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات سے انہیں روشناس کرانے کی غرض سے "چلچراغ حکمت" نامی مجموعہ کتب کی اشاعت کی ہے جس کی بنیاد شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مطبوعہ آثار ہیں۔

اس مجموعہ کتب میں کوشش کی گئی ہے:

۱۔ ہر کتاب ایک خاص موضوع کے سلسلہ میں ہو۔

۲۔ معیار، "بہتر" کا انتخاب ہو۔ شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ کو ان کی تمام مطبوعہ کتب اور ڈائریوں سے اخذ کرتے ہوئے موضوعاتی شکل میں خلاصۃً پیش کیا جائے۔

۳۔ مؤلف کا تصرّف، تالیف، اقتباس، خلاصہ اور تنظیم و ترتیب کی حد تک ایک جدید پیرائے اور جاذب فصول کی صورت میں ہو۔

۴۔ شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کا خیال اور امانت کی رعایت، ہر کتاب کی ترتیب کا معیار ہو۔

۵۔ مجموعہ ہذا کے اعتبار کی خاطر تمام مطالب و مضامین کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ آثار سے مستند کیا جائے۔

۶۔ مؤلف کی ذاتی وضاحتوں کو اصل عبارت سے الگ، مقدمہ یا اصل کلام کے بعد مرقوم کیا جائے۔

"چلچراغ حکمت" افکار شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے سرسبز باغ تک پہنچانے کے لئے محض ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نوجوان قارئین اور طلّاب اس مجموعۂ کتب کے مطالعہ کے بعد خود کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات سے بے نیاز نہیں سمجھیں گے بلکہ دوسرے مرحلہ میں ان کی کتب کے مطالعہ کی طرف راغب و مانوس ہوں گے۔

اس مجموعہ کے عناوین و فصول کی ترتیب میں چلچراغ حکمت کے علمی گروہ کے اعضاء منجملہ: جناب عبد الحسین خسرو پناہ، جناب حمید رضا شاکرین، جناب محمد علی داعی نژاد، جناب علی ذو علم محمد باقر پور امینی (علمی زعیم) کی پیہم نگرانی نیز مدیر انتظامات جناب عباس رضوانی نسب اور ان کے معاونین جناب رضا مصطفوی (ایڈیٹر) اور جناب میکائیل نوری کی مساعی جمیلہ کے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

چلچراغ حکمت کے سلسلہ کی اس کتاب کا موضوع "نہج البلاغہ" ہے، جو جناب محمد مہدی رضائی صاحب کے زیر نگرانی جناب عبد الحسین خسرو پناہ صاحب کی مساعی جمیلہ سے معرض وجود میں آسکی ہے۔

ہم اس مجموعہ کی ترتیب و تنظیم میں تعاون کرنے والے تمام افراد کے شکر گزار ہیں اور قارئین کی تجاویز اور تبصروں کا استقبال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ کتب جدید نسل کی علم افزائی، فکرسازی اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے پاکیزہ افکار و نظریات سے ان کی انسیت و آشنائی میں راہگشا ثابت ہوگا۔

مقدمہ

عالم اسلام میں ہمیشہ سے قرآن و اہلبیت علیہم السلام کی بے نظیر تعلیمات کے سایہ میں عظیم ہستیوں نے تربیت پائی جنہوں نے اپنے علم و عمل اور فکر و معرفت کے ذریعہ تشنگان اسلام ناب محمدی کو سیراب کیا جو زمانے کے اعتبار سے کسی بھی صدی میں ہی کیوں نہ گزر بسر کرتے ہوں، لیکن اپنی فکر و معرفت کی وجہ سے وہ ہمیشہ زمانے سے آگے رہے اور ہر دور کی نسل کو اپنے بلند افکار سے آراستہ کرتے رہے، وہ ہمیشہ زندرہ و جاوید ہیں کیونکہ ان کی فکر و عمل زندہ و جاوید ہے انہی ہستیوں میں سے بیسویں صدی عیسوی کے عظیم مفکر اسلام آیت اللہ شہید مرتضی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ہے جن کی فکر و عمل، فہم و درایت، کوشش وجد وجہد کا ثانی نہیں ہے، جنہوں نے دین اسلام کے ہر مسئلہ کو باریک بینی سے دیکھا، مختلف فراموش شدہ امور کو پھر سے احیا کیا، آج چار دہائیوں کے بعد بھی ان کے افکار میں وہ ترو تازگی پائی جاتی ہے جس سے دور حاضر ہی نہیں بلکہ ہر دور کی فرسودہ اور شبہات میں گھری نسل کی ناکام تشنگی دور ہوتی رہی، آپ نے اسلام کا نظام اس طرح سے پیش کیا کہ زندگی سے جڑے کسی بھی ظاہری اور روحانی امر کو دینی دستور کے پیرائے میں نکھارا۔ آپ کی فکری اور علمی خدمات اور بلند افکار کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ بانی انقلاب اسلامی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے جگر کا ٹکڑا بتایا، آپ کی شہادت پر گریہ کیا اور آپ کے بلند افکار کی ترویج کے لئے ہر عام و خاص کو راغب کیا ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے امام راحل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ ان ستاروں میں سے ایک ہے جو عمل کو ایمان، اخلاق کو عرفان، برہان کو قرآن اور علم کو حکمت (سے جوڑتے تھے) اپنی شہادت سے سماج کی ہدایت کی اور تاریکیوں کی ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے سماج کے لیے مشعل راہ بنے جو ایک چراغ کی طرح جلتے رہے اور اپنے چاہنے والوں کو اپنے نور کی کرنوں سے منور کرتے رہے۔"

آپ مزید فرماتے ہیں: "میں نے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کھویا ہے لیکن مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اسلام کے دامن میں اتنے عظیم اور بہادر جوان کل بھی موجود تھے اور آج بھی ہیں قوت بیان، طہارت روح اور ایمان کی طاقت میں مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ لیکن ان کا برا چاہنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے چلے جانے سے ان کی اسلامی اور فلسفی شخصیت ختم نہیں ہو جائے گی۔

اشراق پبلیکیشنز جموں وکشمیر نے آپ کے افکار کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کی غرض سے نیز علمی حلقے بالخصوص کالج اور یونیورسٹیز کے طالب علموں کو زندہ دل او ربیدار افکار سے آگاہی کے واسطے اس فکری مجموعہ "چہل چراغ حکمت" کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی مساعی جمیلہ کی ہے تاکہ آنے والی نسل، دشمنان دین و ایمان کے مقابل میں علمی و فکری اسلحہ سے آراستہ ہو اور ان کے اندر امت مسلمہ کو صحیح راہبری اور فکر و عمل کے بحران میں درست اور بروقت مدیریت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

بنابر این اشراق پبلیکیشنز جموں وکشمیر ان تمام طالب علم، علماء، مترجمین، اور اشاعت میں تعاون کرنے والے جملۂ مومنین کی شکر گزار ہے جنھوں نے اس علمی اور فکری خزانے کو نسل جوان تک پہنچانے میں مخلصانہ تعاون کیا ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کا سبب بن جائے۔

مظفر حسین بٹ

اشراق پبلیکیشنز جموں وکشمیر

تمہید

نہج البلاغہ کے ساتھ میرا سلوک اس قسم کا تھا۔ یہاں پر مجھے اعتراف کرنا چاہیے کہ میں عربی مقدمات کی تحصیل کے آغاز سے حوزہ علمیہ کے آخری سطوح کے دروس تک دوسرے طلاب اور اپنے ہم جماعتیوں کی طرح نہج البلاغہ کی دنیا سے ناآشنا تھا، اس کے ساتھ میرا سلوک غیروں کی طرح رہتا تھا اور غیروں کی مانند اس سے گزر جاتا تھا، یہاں تک کہ۔۔۔[1]

استاد شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا نہج البلاغہ کے ساتھ آشنائی کا زمانہ اس وقت شروع ہوتا ہے کہ جب آپ ایک سال قم کی گرمی سے تنگ آکر اصفہان کا سفر کرتے ہیں تو وہاں پر عالم ربانی مرحوم حاج مرزا علی شیرازی اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی ملاقات ہوتی ہے اور بقول استاد مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے انہوں نے مجھے نہج البلاغہ کی عظیم دنیا میں داخل کیا اور اس کے بعد یہ کتاب میری محبوب قرار پائی۔

اسی زمانے سے کتابِ نہج البلاغہ استاد کی زندگی کا اصلی ترین مقصد قرار پاتی ہے اور استاد کے افکار اور نظریات کا ایک بڑا اور وسیع حصہ اس کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے۔ استاد شہید نے نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام کے کلام کے اہتمام، عنایت اور اس علوی جاویدان میراث نیز اس میں مخفی درخشان گوہر کے تعارف میں کس قدر سعی و تلاش کی اسے سمجھنے کے بارے میں دو نمونے پائے جاتے ہیں:

۱۔ مجموعہ آثار، ج۱۶، ص۳۴۵۔

پہلا نمونہ یہ ہے کہ استاد نے نہج البلاغہ سے اپنی کتب، تقاریر اور مقالات میں بہت استفادہ کیا ہے۔

دوسرا نمونہ یہ ہے کہ استاد مطہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گرانقدر کتاب " نہج البلاغہ کی ایک سیر " میں ابتدائی فصل میں مسلمانوں علی الخصوص شیعوں کے درمیان نہج البلاغہ جیسی عظیم کتاب کی مظلومیت اور مہجوریت کے بارے میں کچھ مطالب بیان کئے ہیں۔

استاد شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دردمندانہ کلام میں حسرت کے ساتھ اسلامی معاشرے کے عوام اور خواص علی الخصوص شیعہ حضرات کو مورد مذمت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کیوں امام علی علیہ السلام جیسی شخصیت اور نہج البلاغہ جیسی عظیم کتاب کو پہچاننے میں سستی کی ہے اور آپؑ کے مایۂ حیات کلام کا حق کیوں ادا نہیں کیا ہے۔

صرف میں اور مجھ جیسے افراد نہج البلاغہ کی عظیم دنیا سے ناآشنا نہیں تھے بلکہ اسلامی معاشرہ بھی اس گرانقدر کتاب سے آشنا نہیں تھا اور جو کچھ آشنائی تھی وہ بھی الفاظ کی تشریح اور ترجمہ کی حد تک تھی۔

ہم شیعوں کو اس بات کا اعتراف کرنا چاہیے کہ ہم جس کی پیروی کا دم بھرتے ہیں اس پر دوسروں سے زیادہ ہم نے ظلم یا کم از کم اس کا حق ادا کرنے میں سستی سے کام لیا ہے بنیادی طور پر ہماری سستی ہی ظلم ہے، حضرت علی علیہ السلام کو ہم نے یا تو پہچاننا نہیں چاہا یا پہچان نہیں سکے، اگر یہ گرانقدر کتاب (نہج البلاغہ) دوسروں کی ہوتی تو کیا وہ بھی اس کے ساتھ ہماری طرح کا سلوک کرتے؟

استاد شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ معاشرے میں ایک مصلح کی حیثیت رکھتے تھے لہٰذا اس وجہ سے نہ صرف درد شناس اور درد کی نشاندہی کرنے والے تھے بلکہ درد کا علاج میں بتا کے گئے اور نہج البلاغہ کے چہرے سے گرد وغبار ہٹانے اور اس کو مہجوریت سے نکالنے کے لئے امت کو یہ پیغام دیا کہ :

نہج البلاغہ کے سلسلہ میں ہمیں دو کام انجام دینے ہوں گے؛ ایک کام یہ ہے کہ نہج البلاغہ کے مضامین میں عمیق اور باریکی کے ساتھ غور وفکر کرنا تاکہ مکتب علیؑ کے

حوالے سے مختلف مسائل واضح طور پر روشن ہوجائیں جو اس کتاب میں بیان کئے گئے ہیں کیونکہ اسلامی معاشرہ ان مسائل کا بے حد محتاج ہے، دوسرا کام یہ ہے کہ نہج البلاغہ کی اسناد ومدارک کے بارے میں تحقیق ہونی چاہیے تاکہ اس کے معتبر ہونے میں کوئی شک وشبہہ باقی نہ رہے۔

زیر نظر کتاب میں شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے ان مطالب اور مکتوبات کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے جو نہج البلاغہ میں مختلف مسائل کے بارے میں "سیری در نہج البلاغہ" میں بیان کئے گئے ہیں یہاں پر بھی اسی کتاب کے مطابق سات فصلیں بنائی گئی ہیں۔یہ خلاصہ شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے کتب وآثار سے لیا گیا ہے جن میں شہید کا مجموعہ آثار اور ان کے نوٹس پر مشتمل کتاب بنام یادداشتہای شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں، البتہ قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کے اصلی مخاطب یونیورسٹی کے طلبا ہیں لہٰذا اس وجہ سے عناوین میں کچھ تبدیلیاں لائی گئی ہیں تاکہ انہیں مطالب سمجھنے میں کسی بھی قسم کی کوئی مشکل پیش نہ آئے اور فصول بندی جذاب اور پسندیدہ قرار پائے۔